Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

پروپرائیٹر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۲ وفا ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ وفا۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت دوبارہ فلو کا اثر ہو جانے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت اِن ایام میں حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ، عافیت و سلامتی اور غلبہ اسلام کے ضمن میں حضور کے مقاصدِ عالیہ کی ہر نوع تکمیل اور غیر معمولی تائید و نصرتِ الٰہی کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں ۔

مولیٰ کو راضی کرنے کی تدبیر کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"میرے پیارو! مولیٰ کا تم پر بڑا فضل ہوا تم کچھ نہ تھے مولیٰ کریم نے تم کو حیاتِ ابدی دی۔ اس نے طاقت دی۔ اس نے ایمان کی راہیں بتائیں۔ نبیؐ کے اتباع کی توفیق دی۔ پھر تم زندہ ہو گئے۔ پھر موت آنے والی ہے۔ پھر زندگی ہوگی۔ پھر حضرت حق سبحانہ کے دربار میں حاضر ہو گے۔ اللہ نے تمہارے سکھ، تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی۔ یہاں تک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اٹھاتے ہیں۔ غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کے لئے ہے۔ سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو تخت حکومت پر بے عیب قائم ہے۔ اس نے سات آسمان بنائے۔ سات کا عدد بڑا کامل ہے۔ اسکے اجزاء میں طاق بھی ہیں جفت بھی ہیں۔ پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے چھ مراتب پورے کرکے حتیٰ کہ آجکل کی تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں۔ مگر چونکہ کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانون قدرت ہے اس لئے انہوں نے بھی پرائمری، مڈل، انٹرنس، ایف اے، بی اے، ایم اے چھ درجے بنائے۔ پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے۔ زمین کو درست کرنا، پھر پانی دینا، پھر بیج ڈالنا۔ اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی کونپل نکلتی ہے۔ دنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں۔ باوجود اتنے بڑے مذہبی دنیوی و ملکی اختلاف کے دنوں کی تعداد سات ہی ہے جس سے ظاہر ہے کہ سات کا عدد کامل عدد ہے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کا بنانے والا ہر چیز کا عالم ہے۔ اسی کی (باقی صفحہ ۷ پر)

(باقی صفحہ ۷ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو تاریکی میں پا کر ایک نُور بھیجا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

یہ نُور دُنیا میں اور تمام نوروں پر غالب آیا اور اُس نے ہزاروں دلوں کو منوّر کیا

(۱) "وہی تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوّت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہیں معنوں کی رُو سے تو اس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اُسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پا کر ایک نور بھیجا اور وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دُنیا میں آیا اور خدا کا مقدس کلام قرآن شریف اُس پر نازل ہُوا اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کے لئے بھی راہیں دکھلائیں۔" (آریہ دھرم صفحہ ۲۱)

(۲) "وہ ایک نُور تھا جو دُنیا میں اور تمام نُوروں پر غالب آگیا۔ اس کے نُور نے ہزاروں دلوں کو منوّر کیا۔ اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ رُوحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوئی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبیؐ کے دائمی فیض سے پاتے ہیں کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے اور اسوقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی ہی راہ نمائی کرتے ہیں کہ جیسا اُس پہلے زمانہ میں کرتے تھے۔ اُس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے۔ وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشوونما دے رہا ہے اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پالی ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اور اگر کسی کو ہم میں سے ابتدائی مرحلہ میں۔۔۔ مشکلات معلوم بھی ہوں مگر وہ ایسی نہیں ہیں جو آگے قدم بڑھانے سے مغلوب اور رفع نہ ہو سکیں۔ اسلام میں آگے قدم بڑھانے کا وسیع میدان ہے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کا گُر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطان کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے اور اس سے خبردار رہنے اور بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِس پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان شیطان کے حملوں سے کیونکر محفوظ ہو سکتا ہے۔ سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جو شخص بھی اپنے آپ کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں میں شامل ہو جائے کیونکہ شروع ہی میں جب شیطان نے اللہ تعالیٰ سے انسانوں کو دوبارہ اُٹھائے جانے کے دن تک بہکانے کی مہلت مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ مہلت دے دی تھی تو ساتھ ہی اُسے خبردار کر دیا تھا کہ وہ اُس کے حقیقی بندوں کو بہکانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ (الحجر آیت ۴۳)

ترجمہ:- جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کبھی بھی تسلّط نہیں ہوگا۔ ایسے افراد جو تیرے پیچھے چلیں یعنی خود گمراہ ہوں (وہ مستثنیٰ ہیں)۔

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہو جائے تو پھر وہ شیطان کے حملوں سے بکلّی محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں میں شامل ہونے کے بعد یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیطان اُس پر تسلط اور غلبہ پا سکے۔ یہاں طبعاً پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہونے کا طریق کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کی بعض بنیادی صفات کا سورۃ الفرقان کی آیات ۶۴ تا ۷۸ میں ذکر کر کے واضح فرما دیا ہے کہ جو لوگ میرے حقیقی بندوں میں شامل ہو کر اس کے حملوں سے بکلّی محفوظ ہونا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ یہ صفات اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے عمل و کردار کو ان کے مطابق بنائیں۔ ان میں تکبّر سے اجتناب، سلامت روی، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خصوصی عبادات کی بجا آوری، اپنے لئے اور اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کے لئے تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہنے کے لئے عاجزانہ دُعائیں، نیز فضول خرچی، فتنہ و فساد اور فحاشی وغیرہ معاصی سے بکلّی پرہیز کے امور شامل ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں یعنی عباد الرحمٰن کی جملہ صفات کا نچوڑ صرف ایک چھوٹے سے فقرہ میں بیان کر دیا ہے۔ یہ چھوٹا سا فقرہ اتنا جامع اور پُر معارف ہے کہ اس میں عباد الرحمٰن کی جملہ صفات سموئی ہوئی ہیں اور یہ ان سب پر حاوی ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہر بات میں اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ شیطان سے بچنے کی تلقین کرتے اور اس سے بچنے کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"شیطان انسان کا پُورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے۔ اُس نے اوّل تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں۔ اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ ابتداء سے بدی کرتا چلا آیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے۔ لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آ سکے گا۔ جب انسان خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نُور ملتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صلا۹)

ظاہر ہے جو انسان ہر بات میں خدا کو مقدم رکھے گا اس کے لئے یہ ممکن ہی نہیں رہے گا کہ وہ بدی کے قریب پھٹک سکے۔ اُس سے تو ہمیشہ نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوں گی۔ ایسے شخص پر شیطان کا کوئی وار بھی کارگر نہیں ہو سکے گا۔ وہ عباد الرحمٰن کی صفات سے از خود متصف ہوتا چلا جائے گا۔ بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے یعنی عباد الرحمٰن وہی لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو ہر بات پر مقدم رکھتے ہیں۔ ہر کام میں ان کے پیش نظر صرف یہ بات ہوتی ہے کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی رضاء پر منتج ہوگا یا نہیں۔ جو کام خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہونے والا ہو اُس سے وہ دُور بھاگتے ہیں برخلاف اس کے جس کام سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہو اسے انجام دینے میں وہ حریص ہوتے ہیں۔ الغرض شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کا گُر یہ ہے کہ انسان ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھے اور یہ دیکھے کہ آیا اِس بات کے کرنے میں خدا ناراض تو نہیں ہوگا اگر اس کے کرنے میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا شائبہ بھی ہو تو اُس سے دستکش ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنے سے انسان شیطان کے حملوں سے کیسے اور کیونکر بکلّی محفوظ ہو جاتا ہے۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ ایسا انسان دراصل خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اس پر شیطان حملہ کر ہی نہیں سکتا۔ اور اگر کرتا ہے تو خود منہ کی کھاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جبکہ ایک مومن سب باتوں پر خدا کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے۔ وہ اِسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منوّر کیا جاتا ہے۔ اِس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اُس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اِس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اِسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے.....
جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکّا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے۔ اُس کو ایک خاص قوّت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۲)

ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنے کے نتیجہ میں ایک مومن شیطان کے حملوں سے تو محفوظ ہو جاتا ہے لیکن حملوں کا امکان ختم نہیں ہوتا۔ شیطان ایسے مومن سے بکلّی مایوس نہیں ہوتا اور ہر بار منہ کی کھانے کے باوجود اس پر کسی نہ کسی رنگ میں حملہ آور ہوتا رہتا ہے۔ اس کے حملوں کا امکان اُس وقت ختم ہوتا ہے جب ایسا مومن خدا تعالیٰ کو ہر بات میں مقدم رکھنے میں کمالِ استقلال و استقامت اور مداومت کا مظاہرہ کر کے شیطان پر غلبہ اور تسلط پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اِس مرحلہ میں وہ اُس نور اور قوت کی مدد سے جو خدا تعالیٰ کو ہر بات میں مقدم رکھنے کے نتیجہ میں اسے حاصل ہوتی ہے شیطان کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے دار الامان میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ اس کے لئے شیطان کے حملوں کا امکان ختم ہو کر رہ جاتا ہے اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر بات میں خدا کو مقدم رکھنے کی تلقین کے بعد فرمایا ہے:-

"مومن کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں ان سب کا دُور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ استقلال سے کام لے، ہمّت نہ ہارے، شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے، آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ جو لوگ اُسکی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مُنہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اِسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلنَّبِیِّ الْاُمِّی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے
اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ
یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا
عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ
وَالْاِنْجِیْلِ۔
محمد رسول اللہ النبی الامی
کی بعثت مقدسہ کا ذکر
تورات و انجیل میں ان کے
پاس لکھا ہوا موجود ہے۔
(الاعراف ۱۵۸)

معترضین کہتے ہیں کہ صحف بائبل
میں ایک آنے والے عظیم الشان
پیغمبر کی بشارت ملتی ہے لیکن اسے
کسی جگہ النبی الامی نہیں کہا گیا
اس سوال کے جواب سے پہلے لفظ
امی کے معنوں پر غور کرنا ضروری ہے
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو اللہ تعالے نے
امی فرمایا ہے۔ اس لئے
کہ اللہ تعالے کے سوائے
آپ کا کوئی استاد نہ تھا"

پھر فرماتے ہیں:۔
"قرآن کریم کو دیکھ کر
حیرت ہوتی ہے کہ اُمی اُمی
نے کتاب اور حکمت ہی نہیں
بتلائی بلکہ تزکیہ نفس
کی راہوں سے واقف کیا
یہاں تک کہ اَیَّدَہُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْہُ تک پہنچا دیا"
آگے چل کر فرمایا:۔
"لیکن خیال تو کرو یہ حکمت
اور معرفت کا دریا،
صداقت اور نور کا چشمہ
کس پر نازل ہوا؟ اسی
محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر۔ جو ایک
طرف امی کہلاتا ہے اور
دوسری طرف وہ کمالات
اور حقائق اس کے منہ
سے نکل رہے ہیں کہ دنیا
کی تاریخ میں اس کی نظیر
پائی نہیں جاتی"
(انوارِ قدسیہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء
ص ۱۱۵)

ایک مشہور مغربی عالم
KENNETH CRAGG
نے حال ہی میں ایک کتاب
THE EVENTS OF THE
QURAN کے نام سے شائع
کی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"النبی الامی کی اصطلاح
سے یہ ظاہر کرنا مقصود
ہے کہ پیغمبر عرب کوئی
سکالر نہیں ہیں، ان
کے علم کی بنیاد کتابیں
اور کتب خانے نہیں
بلکہ وحی خدا ہے وہ ان
معنوں میں "ناخواندہ"
تھے کہ انہوں نے علوم
کسی خارجی استاد سے
حاصل نہیں کئے تھے اور
یہ قرآن کسی سند یافتہ
عالم و فاضل شخص کی
تخلیق نہیں بلکہ اس
کا مبداء غار حرا کی ندا
اور جبرائیل کے پروں کا
سایہ ہے" (ص ۸۹)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
عشق نبی میں سرشار ہو کر فرماتے
ہیں:۔

اُمی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے

ترجمہ:۔
وہ امی ہے ۔ مگر
علم و حکمت میں بے نظیر ہے
اس سے زیادہ اس
کی صداقت پر اور کیا دلیل
ہوگی۔

(۲)

اب میں تورات و انجیل کی
پیشگوئیوں کی طرف آتا ہوں۔
امی کے مذکورہ معنوں کی جھلک
تورات کی اس بشارت میں موجود ہے
میں ان کے بھائیوں کے
درمیان سے تیری طرح
ایک نبی برپا کروں گا اور
اپنا کلام اس کے منہ میں
ڈالوں گا اور جو کچھ میں
اس کو حکم دوں گا وہ
ان سے کہے گا۔
(استثناء ۱۸/۱۸)

حضرت عیسے علیہ السلام اس
بشارت کی وضاحت بایں الفاظ
کرتے ہیں:۔
کیونکہ وہ اپنی طرف سے
(ذاتی علم کی سند)
سے نہ کہے گا بلکہ جو
کچھ سنے گا وہی کہے گا۔
(یوحنا ۱۶/۱۳)

اسمائی ارشاد ہے کہ آنیوالا
عظیم الشان پیغمبر صحف سماوی سے
واقف نہ ہوگا۔ اس لئے اپنے ذاتی
علم سے کچھ نہ کہے گا۔ اللہ تعالے کا
کلام اس کے منہ میں ڈالا جائے گا
جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔

(۳)

یسعیاہ نبی کی بشارت میں
مکمل وضاحت ہے پرانے تراجم
میں بات واضح نہیں تھی۔ نئے تراجم
سے ظاہر ہے کہ اس میں النبی الامی
کا ذکر ہے نیو ورلڈ ٹرانسلیشن سے
بشارت کا اقتباس درج ذیل ہے
"تمہارے لئے مکمل مکاشفہ
یوں ہوگا جیسے سربمہر کتاب
کے الفاظ جسے لوگ
کسی پڑھے ہوئے کو دیں
اور کہیں کہ اسکو باآواز
بلند پڑھو اور وہ کہے
کہ میں معذور ہوں کیونکہ
یہ سربمہر ہے۔ ہاں یہ کتاب
کسی ایسے شخص کو ضرور
دی جائے گی جو لکھنا پڑھنا
نہیں جانتا (کوئی ہستی)
اسے کہتا ہے براہ کرم اسے
بلند آواز سے پڑھئے اور
وہ کہتا ہے میں تو پڑھنا
جانتا ہی نہیں۔
(یسعیاہ ۲۹/۱۲ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن)

اب عبرانی الفاظ اور ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو
و — نِتَن — ھاسِفر
اور — ضرور دی جائیگی — الکتب
عَل — آشر — لا۔ یَدَع
ایسے شخص کو — جو کہ — نہیں جانتا
سفر — لِاَمُر — قرا
لکھنا پڑھنا — کوئی اسے کہتا ہے — پڑھ کر اعلان کر
نا — زِہ — وَاَمَر
براہ مہربانی — اسے — اور وہ کہتا ہے
لا — یَدَعتی — سِفر
نہیں — جانتا میں — لکھنا پڑھنا

اس کا انگریزی ترجمہ ملاحظہ ہو جو کہ
"نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں دیا گیا۔

and the book
must be given to
someone that does
not know writing
(Somebody) saying:
'Read this out
loud, please," and
he has to say
"I do not know
writing at all"
Isaiah 29-12
New World Trans-
lation Revised
A.D. 1961

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ایک
زمانہ آئے گا کہ بنی اسرائیل سے
نبوت کامل کا انعام چھین لیا جائیگا
ان کے لئے کتاب سربمہر ہو جائے گی
الکتاب کی نشانی یہ ہے کہ جب
نبی الامی کے پیش کی جائے گی
اور اسے کہا جائے گا۔ اقرا
اسے پڑھئے اس کا اعلان کیجئے تو
وہ کہے گا ما انا بقاری میں
پڑھنا نہیں جانتا۔ آگے ذکر ہے
کہ اس کتاب کو پڑھا جائے گا۔ یہ

باقی صفحہ ۔ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔"

"اے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لیے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہیئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔"

"طیبہ پرواز کبوتر ہو جو آسمان کی فضا کو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

"تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح نہ بنو کہ کینچلی اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔"

"تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لیے لائیگا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لیے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"

"اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام .... راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر دیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔"

"پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت ہے وہ شخص جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے کلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔"

"خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔"

"بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سنکر اسی وقت رد کرنے کے لیے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقویٰ کا طریق نہیں ہے۔"

"یاد رکھو کہ خدا تمہارا محتاج نہیں وہ اپنے ہی کو آسمانی نشانوں کے ساتھ پھیلائے گا اور کوئی اس کو روک نہیں سکیگا۔"

عورتوں کو کچھ نصیحت

اگر شریعت کا قانون تمہارے لیے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات، قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو۔ اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

خاتمہ

"یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں اس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور زیادہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہنچے۔"

"سچا تقویٰ (اور بہت ہی کم ہے سچا تقویٰ) خدا کو راضی کر دیتا ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشانوں کے ذریعہ کامل متقی کو الگ کر دکھاتا ہے ہر ایک مکار ریاکار ان متقی ہونے کا دعوے کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی۔ مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔"

پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لیے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ۔ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین!!

یا عباد اللہ اذکروا ایام اللہ واذکروکم تقوی القلوب۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ [۵] فلا تخلدوا الی زینۃ الدنیا وزورہا واتقوا اللہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ [۶] ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما [۷] ۔ اللہم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔"

"خلاصہ از کشتی نوح" مرتبہ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ)

(بقیہ صفحہ ۳) لوگوں کیلئے اندھیرے میں مشعل راہ ثابت ہوگی۔ یسعیاہ نبی کے الفاظ یہ ہیں۔

"تھوڑا ہی عرصہ باقی ہے ... جب ایک کتاب پڑھی جائیگی تو بہرے سنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیرے میں دیکھنے لگیں گی۔" (یسعیاہ ۲۹: ۱۷-۱۹)
(نیو انگلش بائبل)

اس بشارت سے ثابت ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کا ذکر صحف سابقہ میں موجود ہے۔ تحریف والحاق، تغیر و تبدیل اور ترجمہ کے اختلاف کے باوجود قرآنی اعلان کی جھلک تورات وانجیل کی بشارت میں ہمیں مل سکتی ہے یہ اعجاز کیا کم ہے کہ قرآن عظیم نے گمشدہ صداقتوں کو بحال کیا۔ اور مدفون خزینوں کو برآمد کیا۔

کل العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

---

۵ طٰہٰ ع ۳ ۔ ۶ البقرۃ ع ۵ ۔ ۷ الاحزاب ع ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

اسلام قبول کرنیوالوں پر قریش مکّہ کے مظالم

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں تحریر فرماتے ہیں :-

"قریش نے اسلام لانے والوں پر جو مظالم کئے۔ انہیں جو تکالیف اور اذیتیں دیں ان کا مفصل بیان دشوار ہے۔ مختصر طور پر ان کے عذاب دہی کے طریقوں اور چند بزرگواروں کا حال مذکور ہوتا ہے۔

۱۔ بلال رضی اللہ عنہ حبشی تھے اُمیّہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب اُمیّہ نے سنا کہ بلال رضؓ مسلمان ہو گئے۔ گوناگوں عذاب انکے لئے ایجاد کئے گئے (۱) گردن میں رسّی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دی جاتی اور وہ مکّہ کی پہاڑیوں میں انہیں لئے پھرتے۔ رسّی کا نشان گردن میں نمایاں ہو جاتا (۲) وادئ مکہ کی گرم ریت پر انہیں لٹا دیا جاتا اور گرم گرم پتھر ان کی چھاتی پر رکھ دیا جاتا (۳) مشکیں باندھ کر لکڑیوں سے پیٹا جاتا (۴) دھوپ میں بٹھایا جاتا (۵) بھوکا رکھا جاتا۔ حضرت بلال رضؓ ان سب حالتوں میں اَحَد اَحَد کے نعرے لگاتے رہتے۔ ابو بکر صدیق رضؓ نے حضرت بلال رضؓ کو خرید لیا اور خدا کے لئے آزاد کر دیا۔

۲۔ عمار رضؓ اور ان کے والد یاسر رضؓ انکی والدہ سمیّہ رضؓ مسلمان ہو گئے تھے ابو جہل نے انہیں گوناگوں عذاب پہنچائے۔ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عذاب سہتے دیکھا۔ فرمایا اِصْبِرُوْا یَا آلَ یَاسِرَ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃ (یاسر والو! صبر کرو تمہارا مقام جنت ہے) کم بخت ابو جہل نے بی بی سمیّہ رضؓ کے اندام نہانی میں نیزہ مارا اور اُسے جان سے مار ڈالا۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲)

۳۔ ابو فکیہہ جن کا نام افلح تھا کے پاؤں میں رسّی باندھ کر انہیں پتھریلی زمین پر گھسیٹا جاتا۔ (اعجاز التنزیل ص۵۳)

۴۔ خباب رضؓ بن ارت کے سر کے بال کھینچے جاتے۔ گردن مروڑی جاتی۔ گرم پتھروں سے بارہا آگ کے انگاروں پر لٹا دیا گیا۔

۵۔ یعینہ۔ زنیرہ رضؓ۔ نہدیہ رضؓ اور ام عبیس رضؓ بے چاری لونڈیاں تھیں اور ان کے سنگدل آقا ان کو ایسی ہی سخت وحشیانہ سزائیں دیا کرتے تھے۔

قریش کا یہ سلوک غلاموں اور ضعیفوں کے ساتھ ہی نہ تھا۔ اپنے فرزندوں اور عزیزوں کے ساتھ بھی وہ ویسی ہی سنگدلی کا برتاؤ کیا کرتے۔ (اعجاز التنزیل ص۵۳)

۶۔ عثمان رضؓ بن عفان کے اسلام لانے کی خبر اُن کے چچا کو ہوئی تو وہ کم بخت حضرت عثمان رضؓ کو کھجور کی صف میں لپیٹ کر باندھ دیتا اور نیچے سے دھواں دیا کرتا۔

۷۔ مصعب رضؓ بن عمیر کو ان کی ماں نے گھر سے نکال دیا تھا اسی جرم میں کہ وہ اسلام لے آئے تھے۔

۸۔ بعض صحابہ رضؓ کو قریش گلے، اونٹ کے کچّے چمڑے میں لپیٹ کر دھوپ میں پھینک دیتے تھے۔ بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر جلتے جلتے پتھروں پر گرا دیا کرتے تھے۔

غرض ایسی وحشیانہ سزائیں دیتے تھے کہ صرف اسلام کی صداقت ہی ان کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ پہلی اُمتوں نے تو کھوٹے روپے لے کر انبیاء کو گرفتار اور قتل کرا دیا تھا۔"

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۶۳، ۶۴)

ضروری تصحیح

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ میٹرک ۱۹۷۳ء ۱۷ جولائی کے اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اسی میں رول نمبر ۴۷۶۸۲ سے ۴۷۷۲۳ تک کے سب طلباء آرٹس گروپ کے ہیں۔ مگر اخبار میں سہواً سائنس گروپ چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(عبد السمیع خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ٹی ڈی محمد خان۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

اعلان سکالرشپ طالبات جامعہ نصرت ربوہ

(۱)

سرگودھا ایجوکیشن بورڈ کے ایف۔اے/ایف۔ایس۔سی ۱۹۷۳ء کے امتحانات میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی مندرجہ ذیل ۲۰ طالبات خدا تعالیٰ کے فضل سے میرٹ (Merit) سکالرشپ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالبات اور ادارہ کے لئے بابرکت ثابت کرے۔ آمین

(ایف۔اے)

۱۔ فوزیہ حبیب۔
۲۔ صغریٰ بیگم۔
۳۔ طیبہ طلعت۔
۴۔ وقار النساء۔
۵۔ سلمیٰ راحت۔
۶۔ امۃ القدوس۔
۷۔ حفیظہ نسرین۔
۸۔ شاہدہ رشید۔
۹۔ منصورہ خانم۔
۱۰۔ امۃ الشکور۔
۱۱۔ امۃ المنصیر۔
۱۲۔ آنسہ
۱۳۔ ہاجرہ۔
۱۴۔ قرۃ العین۔

(ایف۔ایس۔سی)

۱۔ طاہرہ خانم۔
۲۔ قدسیہ ناہید۔
۳۔ نصرت خورشید۔
۴۔ امۃ العزیز۔
۵۔ بشریٰ خال۔
۶۔ صبیحہ مرزا۔

(۲)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے بی۔اے کے امتحان منعقدہ ۱۹۷۳ء میں جامعہ نصرت ربوہ کی مندرجہ ذیل طالبات سکالرشپ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۔ امۃ الشکور۔
۲۔ نصرت جہاں احمد۔
۳۔ عابدہ شمیم۔
۴۔ بشریٰ شریف۔
۵۔ رقیہ عطاء۔
۶۔ ثریا خانم۔
۷۔ امۃ الحمید فوزیہ۔
۸۔ ناصرہ پروین۔
۹۔ شاہدہ اسحاق۔
۱۰۔ رفیقہ صداقت
۱۱۔ امۃ القیوم قمر۔
۱۲۔ خالدہ مرتضیٰ۔
۱۳۔ حمیدہ قدسیہ۔
۱۴۔ ریحانہ مرزا۔
۱۵۔ بشریٰ سعید۔
۱۶۔ ناصرہ شیخ۔
۱۷۔ نبیلہ۔
۱۸۔ امۃ الشکور

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالبات اور ادارہ کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین (پرنسپل)

اعلان دار القضاء

مکرم سیٹھی داؤد احمد صاحب سیٹھی ہاؤس مشین محلہ ۲ جہلم شہر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سیٹھی محمد اسحاق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۵۳/۲۱ بر قبہ ایک کنال واقعہ محلہ دار النصر الاٹ ہے۔ اسی طرح پلاٹ ۳۱/۲۴ واقعہ محلہ دار الرحمت مشترکہ نصف نصف والد صاحب مرحوم اور سیٹھی عزیز الرحمٰن صاحب کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹس مندرجہ بالا برادران سیٹھی مسعود احمد صاحب اور سیٹھی محبوب احمد صاحب کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے :-

(۱) ممتاز بیگم صاحبہ بیوہ۔ (۲) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔

(۳) ساجدہ پروین صاحبہ۔ (۴) زاہدہ پروین صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۵۳/۲۱ واقع محلہ دار النصر اور پلاٹ ۳۱/۲۴ محلہ دار الرحمت کا نصف بالترتیب سیٹھی مسعود احمد صاحب اور سیٹھی محبوب احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا:- میرے چچا جان عبد المجید صاحب پر پچھلے ہفتہ بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا ہے اور وہ لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اُن کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خواجہ ناصر احمد دار البرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کا وجود ایسا پاک وجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمتیں آپؐ پر نازل ہوتی ہیں

جو شخص آپؐ سے محبت کریگا اور آپؐ پر درود بھیجے گا خدا اسے ان فیوض سے حصہ رسدی دیتا چلا جائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ رمئی ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ھدایت کے دوسرے معنے شریعت کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ تو ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ شریعت جو عالمین کے لئے، تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اور صرف قرآن کریم ہی ھدًی للعٰلمین ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مخاطب کرکے فرمایا اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ قرآن کریم بھرا پڑا ہے اس مضمون سے کہ وہ تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے یہ صرف ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک ناقابل تردید صداقت ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں سنیئے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"جس قدر معارف عالیہ دین اور اس کی پاک صداقتیں ہیں اور جس قدر نکات و لطائف علم الٰہی ہیں جن کی اس دنیا میں تکمیل نفس کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی جس قدر نفس امارہ کی بیماریاں اور اس کے جذبات اور اس کی دوری یا دائمی آفات ہیں یا جو کچھ ان کا علاج اور اصلاح کی تدبیریں اور تسدید تزکیہ اور تصفیہ نفس کے طریق ہیں اور جس قدر اخلاق فاضلہ کے انتہائی ظہور کی علامات خواص و لوازم ہیں یہ سب کچھ باستیفاء تمام قرآن مجید میں بھرا ہوا ہے اور کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتہ الٰہیہ یا ایسا طریق وصول الی اللہ یا کوئی ایسا نادر یا پاک طور مجاہدہ و پرستش الٰہی کا نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ)

اس کی تفصیل آگے حضورؑ نے بیان فرمائی ہے۔ پس قرآن کریم کا ہی یہ دعویٰ ہے کہ انسانی نفس کو روحانی کمالات تک پہنچانے کے لئے جس [illegible] اور ہدایت اور صداقت کی ضرورت تھی وہ سب میرے اندر پائی جاتی ہے۔ اگر تم میری اتباع کرو گے تو روحانی بیماریوں سے محفوظ ہو جاؤ گے اور روحانی ترقیات کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے اور تم اپنے نفس کا کمال حاصل کر لو گے۔

اور ہر وہ شریعت جس کا یہ دعویٰ ہو قطعاً اس کا یہ دعویٰ بھی ہونا چاہیئے کہ غیر محدود رفعتوں کے دروازے میں تم پر کھول رہا ہوں۔ اور قرآن کریم نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کیونکہ قرآن کریم کے شروع میں ہی کہا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کہ کوئی تقویٰ کے کسی بلند اور ارفع مقام تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے قرآن کریم اس پر تقویٰ کی مزید راہیں کھولتا ہے پھر وہ آگے جاتا ہے پھر وہ مزید بلندیوں کو حاصل کرتا ہے۔ پھر اس سے بھی بلند تر روحانی رفعتیں اس کے سامنے آتی ہیں پھر وہاں تک پہنچنے کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور قرآن کریم اس کی انگلی پکڑتا ہے اور کہتا ہے تم میری اتباع کرو میں تمہیں ان مزید رفعتوں تک بھی لے جاؤں گا۔ اس طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے اور اس کی انتہا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو دو طرح بیان فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فیوض ہیں۔ ان فیوض کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔

اسی ضمن میں آپؑ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ :-

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔"

(اخبار الحکم ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص ۴۷۷)

تو قرآن کریم یا اسلام کا یہ دعویٰ کہ میں ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ہوں انسانی نفس کو اس کے کمالات تک پہنچانے والا ہوں۔ یہ اس طرح پورا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایک ایسا پاک وجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمتیں آپؐ پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے آپؐ پر آن ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ تو جو شخص بھی آپؐ سے محبت کرے گا اور آپؐ کے لئے برکت اور رحمت اور سلام چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے ذاتی محبت کے بدلے کے طور پر ان تمام فیوض سے اس کو حصہ رسدی دیتا چلا جائے گا۔"

(الفضل ۱۴ رمئی ۱۹۶۷ء)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹریبونل نے ربوہ کا دورہ کیا اور مختلف مقامات دیکھے

ربوہ ـــــ تحقیقاتی ٹریبونل کے سربراہ مسٹر جسٹس کے۔ ایم۔ اے۔ صمدانی نے ۲۰ جولائی کو ربوہ کا دورہ کیا اور وہ مقامات دیکھے جن کا واقعہ ربوہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں دیئے گئے بیانات میں ذکر آیا تھا۔ مسٹر جسٹس صمدانی کے ہمراہ مختلف تنظیموں کے وکلاء بھی تھے جو تحقیقات کے دوران اپنے موکلوں کا نقطۂ نظر پیش کر رہے ہیں۔ وہ اسی روز صبح بذریعہ کار ربوہ پہنچے اور پانچ گھنٹے تک مختلف مقامات کا معائنہ کرتے رہے۔ جسٹس صمدانی نے ریلوے اسٹیشن ربوہ سے معائنہ کا آغاز کیا۔ بعد ازاں آپ نے تحقیقات کے سلسلہ میں ہی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر نیز مختلف ادارہ جات بھی دیکھے۔ آپ مسجد اقصیٰ، دارالضیافت، ڈگری کالج، گرلز کالج، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، ربوہ ٹاؤن کمیٹی اور پولیس چوکی اور بہشتی مقبرہ میں بھی گئے۔ دورہ مکمل کرنے کے بعد آپ دوپہر کو واپس تشریف لے گئے۔

گمشدہ گھڑی کی تلاش

۱۹/۷/۷۴ کو مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھتے وقت خاکسار کی کلائی کی گھڑی گر گئی۔ بے خبری میں مجھے اٹھانا یاد نہ رہا جس دوست کو ملی ہو مہربانی کر کے خاکسار ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(مرزا مصباح الدین بمکان مرزا محمد صادق صاحب متصل مسجد دارالبرکات شرقی ربوہ)

اولاد کی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ :-

"اولاد کی قربانی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ظاہری رنگ میں تو اس طرح کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی جائے۔ ان میں دین کی محبت اور اس کی رغبت پیدا کی جائے۔ مگر اسکے علاوہ اولاد کی ایک خاص قربانی بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کر دے تاکہ جب تک وہ زندہ رہے اسلام کی خدمت کرتی رہے۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۴۰ء)

جو والدین اپنی اولاد کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ ۱)

کتاب کی اتباع کرو گے تو خوش ہو گے اُسے ناراض کرو گے دکھ اٹھاؤ گے۔ اسکو راضی کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اسکے حکم کے مطابق ہے کہ نہیں۔ تم اسکی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴